شریعت کے احکام

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی



جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان

شریعت کے احکام

(بڑے بچوں کے لیے)

سید نذر عباس رضوی
23.7.2010

مطابق فتاویٰ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی

محمد علی بک ایجنسی (اسلامی ثقافتی مرکز)
[illegible] G-9/2 اسلام آباد۔ 0321-5291921
[illegible] ٹاؤن راولپنڈی - 0321-5291922
[illegible] چکوال۔ 0543-[illegible]1611, 0543-472045

جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان
پوسٹ بکس ۵۴۲۵ - کراچی - پاکستان

عربی کتاب .... الاحکام الشرعیہ

تالیف .... محمد تقی الحسینی الجلالی

ترجمہ .... مستجاب احمد انصاری

نظر ثانی .... رضا حسین رضوانی

ہمکاران .... ذاکر حسین درانی

.... سید تابش رضوی

طبع اول .... ۱۴۳۱ھ - ۲۰۱۰ء

مطبع .... محراب پریس کراچی

جہاد

جہاد فروعِ دین میں سے چھٹی فرع ہے۔ اگر جہاد کی شرائط موجود ہوں تو جہاد ہر مسلمان پر واجب ہے۔

جہاد کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جہادِ نفس۔ اس کے معنیٰ ہیں خوبیوں کو اختیار کرنا اور برائیوں کو چھوڑنا۔ حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا۔ جب لشکری واپس آئے تو آپ نے فرمایا:

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَّوا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ وَبَقِيَ عَلَيْهِمُ الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَا الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ؟ قَالَ جِهَادُ النَّفْسِ مبارک ہو کہ تم نے جہادِ اصغر پورا کرلیا مگر جہادِ اکبر ابھی باقی ہے۔

انھوں نے پوچھا: یا رسول اللہؐ! جہادِ اکبر کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اپنے نفس کے خلاف جہاد۔[۱]

۱۔ معانی الاخبار ص ۱۶۔ اصول کافی ج ۵، کتاب الجہاد

(۲) جہادِ بدن

جہادِ بدن کی دو قسمیں ہیں:

(۱) دِفاع

(۲) حملہ

دِفاع

جب کُفّار مسلمانوں پر حملہ کریں تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنا، اپنے متعلقات کا اور اپنے وطن کا دفاع کریں۔

حملہ

مسلمانوں پر اِعلائے کَلِمَۃُ الْاِسلام کے لیے جِہاد کرنا واجب ہے۔ یہ امام یا نائب امام کی اجازت کے ساتھ مشروط ہے۔ کچھ اور بھی شرائط ہیں جن کا ذکر بڑی بڑی کتابوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ○ جنگ کرو اہلِ کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور دینِ حق کو اختیار نہیں کرتے (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں

اور چھوٹے بن کر رہیں۔ (سورۂ توبہ: آیت ۲۹)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص جہاد ترک کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا، اس کی روزی کم کردے گا اور اس کا دین برباد ہوجائے گا۔[۱]

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جبریلؑ نے مجھے ایک ایسی خبر دی ہے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں اور میرا دل خوش ہوگیا۔

جبریلؑ نے کہا:

اے محمدؐ! جو شخص آپ کی امت میں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا اس پر بارش کا ایک قطرہ بھی ٹپک گیا یا اس کے سر میں ذرا بھی درد ہوا تو اللہ عزّوجلّ اسے شہادت کا ثواب عطا کرے گا۔[۲]

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ عورت کا جہاد یہ ہے کہ اپنے شوہر کی خدمت کرے۔[۳]

جہاد کے مسائل

(۱) کُفّار سے جہاد کرنا واجبِ کِفائی ہے یعنی اگر جہاد کے لیے اتنے آدمی اٹھ کھڑے ہوں کہ پوری طرح مقابلہ ہوجائے تو باقی لوگوں سے جہاد ساقط ہوجائے گا ورنہ اُصولاً جہاد سب مسلمانوں پر واجب

---

۱ تا ۳۔ اصول کافی ج ۵، کتاب الجهاد

ہے اور اگر کوئی بھی نہ اٹھے تو سب کے سب گنہگار اور خدا کی طرف سے سزا کے مستحق ہوں گے۔

(۲) جہاد میں پہل کرنا محترم مہینوں میں حرام ہے اور وہ مہینے یہ ہیں :

(۱) رَجَب (۲) ذِی قعدہ (۳) ذِی الحجہ (۴) محرّم

(۳) کُفّار کے جن شہروں میں شعائرِ اسلام عَلانیہ بجا نہ لائے جاسکتے ہوں وہاں سے ہجرت کرجانا واجب ہے۔

(۴) بِلادِ اسلام کے دِفاع کے لیے ان کی سرحدوں کی نگہبانی کرنا اور جِہاد کے لیے تیار رہنا مستحب ہے۔